Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 3 (January-March 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Necessity, Importance and Rights of Way in Islamic Shari'ah: An Exploratory Study

اسلامی شریعت میں راستے کی ضرورت، اہمیت اور حقوق: ایک تحقیقی مطالعہ

Amjid Ali
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies & and Sharia, MY University, Islamabad, amjidchishti786@gmail.com

Muhammad Rashid
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies & and Sharia, MY University, Islamabad, rasheedawanpari@gmail.com

Abdul Haseeb
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies & and Sharia, MY University, Islamabad, abdulhaseeb37303@gmail.com

Abstract

The road serves as a crucial conduit for connecting individuals to their destinations, facilitating easy access and fostering global connectivity. In Surah Fatiha of the Holy Qur'an, Allah Almighty directs believers to seek guidance on the straight path, emphasizing its significance as a means to reach the Divine. In the context of worldly affairs, irrespective of one's dwelling—be it permanent or temporary—the focus inevitably turns to the road. Whether constructing a permanent residence or adopting a nomadic lifestyle, roads are foundational. They play a pivotal role in various aspects of life, spanning from adhering to Sunnah practices, engaging in crafts, undertaking journeys, establishing cities, cultivating

CC BY

agricultural land, to forming housing societies. As the world progresses, the significance of roads only intensifies. In contemporary society, attention to roads extends beyond mere trails and streets to encompass cities, motorways, air routes, and international boundaries. Legal frameworks have been established to regulate these pathways, reflecting the evolving nature of human civilization. Complying with these laws is essential for steering society towards prosperity through open and well-planned roads. Failure to do so may result in the chaos and disruption associated with narrow and congested routes, affecting the overall harmony of society. Thus, in the current era, the development and adherence to comprehensive legislation regarding roads are imperative for the orderly advancement of communities and nations.

Keywords: Guidance, Rights of Way, Islamic Sharia, Transportation, Society

تمہید:

راستہ انسان کو منزل تک پہنچانے کا سب سے اہم ذریعہ ہے راستے کے ذریعے منزلوں تک رسائی آسان ہو جاتی ہے اور یہ راستہ ہی ہے جس نے آج پوری دنیا کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا ہے راستے کی اہمیت بہت زیادہ ہے چاہے دنیاوی منزل تک جانا ہو یا اخروی منزل تک اللہ کریم نے قران کریم میں سورہ فاتحہ میں ارشاد فرمایا: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ[1] ۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ سورہ فاتحہ کی اس آیت مبارکہ میں انسان کو صراط مستقیم کی آرزو کا حکم دیا گیا ہے جو اللہ کریم تک جانے کا ذریعہ ہے۔ اگر دنیاوی زندگی کی بات کی جائے تو انسان جہاں بھی قیام پذیر ہوتا ہے سب سے پہلے اس کی توجہ راستے کی طرف مبذول ہوتی ہے اس کا قیام چاہے مستقل نوعیت کا ہو یا عارضی نوعیت کا وہ مستقل مکان بنا کر رہائش اختیار کرے یا خانہ بدوشانہ طور پر سنت و حرفت کے معاملات ہوں یا سفر و حضر کا معاملہ زرعی زمین ہو یا ہاؤسنگ سوسائٹیز کا قیام راستے ان تمام امور میں ریڑ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں جوں جوں دنیا ترقی کر رہی ہے راستے کی اہمیت اتنی زیادہ ہوتی جا رہی ہے کہ انسان کو سب سے زیادہ توجہ توجہ راستے پر مبذول کرنا پڑتی ہے اور یہ معاملہ پگڈنڈیوں اور گلیوں سے ہوتا ہوا اب شہراؤں اور موٹرویز تک پھیل گیا ہے اور یہاں تک کہ اب انٹرنیشنل لا کے اندر فضائی راستے اور حدود بھی متعین کر دی گئی ہیں اور بحری راستوں کا تعین بھی کر دیا گیا ہے جس دور کے اندر ہم زندگی گزار

رہے ہیں اس میں راستے کے متعلق مستقل قانون سازی کر دی گئی ہے اور اس قانون کی پاسداری کر کے ہم کھلی شاہراؤں کے ذریعے معاشرے کو خوشحالی کی طرف لے جاسکتے ہیں ورنہ تنگ شاہراؤں اور گلیوں سے معاشرے کے اندر شدید انتشار اور ہیجان کی کیفیت نمودار ہوتی ہے۔

راستے کی اہمیت

راستے ایک معاشرے کی ترقی کے لئے بہت ضروری ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کو مختلف علاقوں سے ایک مرکز سے منسلک کرتے ہیں اور سڑکوں اور ریلوے سسٹم کی مدد سے معاشرتی معاونت اور تجارت ممکن ہوتی ہے۔ ٹریفک کے پھیلاو، ریلوے لائنوں کی نصب کاری، اور سڑکوں کی صفائی اور مرمت کی ضرورت مسلمہ امر ہے جو راستوں کے بغیر ممکن نہیں۔

1. **سلامتی اور امن:** کھلے راستے امن اور سلامتی کو یقینی بناتے ہیں، جو کہ ایک معاشرے کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ جنگلوں، ویرانوں اور ایسی جگہیں جہاں راستوں کا فقدان ھوتا ہے وھاں امن و سلامتی کا نفاذ بہت مشکل ہوتا ہے
2. **عوامی سروسز کی رسائی:** راستوں کے ذریعے عوامی سروسز مثلاً طبعی امداد، رفاعی اور فلاحی سرگرمیاں، ہوائی جہاز، ریلویز سسٹم، بسیں اور نجی ٹرانسپورٹ سرکاری سرگرمیوں کا انعقاد آسان بناتی ہیں۔۔ یہ ایک کامیاب معاشرے کی معاشرتی ترقی کے لئے انتہائی اہم عنصر ہے۔
3. **مواصلات کا ترقی یافتہ نظام:** راستوں کی بحالی نے ایک علاقے سے دوسرے علاقے کی بحالی کو آسان بنایا ہے۔ یہ نظام ایک معاشرے کی ترقی میں بنیادی عنصر ہے جو بہت ضروری ہے۔ عوام کو ہر قسم کی معاشرتی، تجارتی، سیاسی، سماجی اور فلاحی سروسز کو بہتر انداز میں پہنچانے راستے کا بنیادی کردار ہے۔
4. **روزمرہ زندگی کی سہولت:** راستے ہماری روزمرہ کی زندگی میں بہتری لاتے ہیں۔ اُن کی کشادگی سے عوام کی زندگیوں میں سہولتوں کا اضافہ ہوتا ہے، جیسے کہ سرکاری اور غیر سرکاری سروسز کا فراہم ہونا، اسکول، کالج، ہسپتال اور دوکانوں تک جانا۔
5. **پیداوار کی بحالی:** مختلف علاقوں کو جوڑنے والے راستے مزید پیداوار اور کاروبار کی حرکت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ عوام کو خام مال کی فراہمی اور پھر ان کے مال کی منڈیوں تک رسائی اور معاشرتی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔

6. **سیاحت کی بحالی:** بہترین راستے سیاحت کے منظر نمائی کے ساتھ ساتھ وھاں تجارت اور معاشرتی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیاحت کے اضافے سے ملک کی معاشرتی ترقی میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے جو کہ عوام کی بہتر زندگی کیلئے ضروری ہے۔
7. **معاشرتی بحالی:** راستے کی بحالی معاشرتی بحالی کی راہ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بہترین راستے عوام کو بہتر مواصلات ، معیشتی سالمیت کے ساتھ ساتھ بہتر تعلیمی مواقع بھی فراہم کرتے ہیں۔
8. **معاشرتی یکجہتی:** ذرائع نقل و حمل کی آسانی معاشرے کو باہم یکجا کرنے میں اہم کردارادا کرتے ہیں۔ مواصلات کے ذریعے لوگوں کے درمیان فاصلوں کی خلیج کم کرکے اُن کو یکجہتی کے پلیٹ فارم پر لاکر معاشرتی سسٹم کو مضبوط کیا جاسکتا ہے۔ راستوں کی بحالی اور ترقی ایک معاشرے اور اس کی معاشرتی ترقی کے لیے بہت ضروری ہے۔ کشادہ راستے معاشرتی یکجہتی، اقتصادی ترقی، سیاحت، تعلیم، صحت، اور حکومتی سروسز کی رسائی کو بہتر بنانے کے ساتھ عوام کی فلاح وبہبود میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
9. **روایتی اور ثقافتی تبادلہ:** کشادہ اور صاف ستھرے راستے روایتوں اور ثقافتوں کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ھین جو کہ روایتی اور ثقافتی تبادلہ سے ممکن ھوتا ہے اج دنیا جو مختلف ثقافتوں کا مظہر نظر آتی ہے اس اہم رول راستے کا ہے ملکوں کے درمیان ہمدردی، رواداری ثقافت وروایت کے تبادلے کو تقویت ملتی ہے۔ راستے کی کشادگی معاشرتی، محیطی اور اقتصادی ترقی کے لیے بہت اہم ہے، اور عوام کی زندگی کو بہتر بناتی ہے۔

راستے کی ضرورت

راستے یا سڑکیں ایک معاشرہ میں بہت اہم ہیں۔ یہاں کچھ راستے کی ضرورتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

1. **مواصلات:** راستے مواصلات کے لیے اہم ہوتے ہیں جو عوام کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے میں اہم ادا کرتے ہیں۔
2. **تجارت:** راستوں کی موجودگی تجارتی فعالیت کے لیے اہم ہے۔ وہ قومی اور بین الاقوامی تجارت کے لیے راہداریوں کے ضرورت آج کی دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔
3. **سماجی تعلقات:** سماجی تعلقات کو بہتر بنانے میں سب سے اہم کردار راستے کا ہے کیونکہ راستہ وہ واحد ذریعہ ہے جو سماج کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنے کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔

4. **سیاحت:** راستے سیاحت کے لیے بھی بہت اہم ہیں، جیسے کہ خوبصورت مناظر، تاریخی مقامات، پہاڑوں، صحراؤں اور جھیلوں تک پہنچنے کے لیے لوگ راستوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اور پھر یہ سیاحت اس معاشرے کی ترقی کے اندر بہترین کردار ادا کرتی ہے اور وہاں کے لوگوں کی معاشی اور معاشرتی زندگی کے اوپر اس کے بہترین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
5. **عوامی خدمات:** راستوں کی موجودگی عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے بھی اہم ہے، جیسے کہ اسپتال، پولیس اسٹیشن، اسکول وغیرہ تک پہنچنے کے لیے راستے ضروری ہوتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ایمرجنسی کی صورت میں لوگوں تک امداد کی فراہمی جیسے زلزلہ یا سیلاب کی صورت میں راستے ہی وہ ذریعہ ہیں جس کے اندر عوام کی خدمت آسانی سے کی جاسکتی ہے
6. **تعلیم:** راستے تعلیم کے بہتری کے لیے بھی بہت ضروری ہیں، جیسے کہ طلباء اور اساتذہ کو اسکول یا کالج یا یونیورسٹیز تک پہنچانے کے لیے راستوں کا استعمال ہوتا ہے۔
7. **ملازمت:** بہترین راستے عوام کو بہترین ملامتوں تک پہنچانے میں مدد فراہم کرتے ہیں، جیسے کہ روزگار، کاروبار اور زندگی کے مختلف شعبوں میں بہترین چیزوں کے حصول تک رسائی کشادی رستوں سے ہی ممکن ہے۔
8. **زراعت:** ہمارا ملک چونکہ ایک زرعی ملک ہے اور ملک کی آبادی کا اکثر حصہ زراعت کہ پیشے سے منسلک ہے راستے زراعت کی فراہمی کے لیے بھی بہت اہم ہیں، کشادہ راستے زرعی مصنوعات کو منابع تک پہنچانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ خام لانا اور تیار شدہ مال منڈیوں تک پہنچانا اور اس کے ساتھ ساتھ جملہ زرعی آلات کی ترسیل کے اندر بھی رستوں کا عام کردار ہے
9. **صحت:** راستے صحت کی بہتر فراہمی کے لیے بہت اہم ہیں، جیسے کہ اچھی صحت کی خدمات، دوائیوں اور صحتمند زندگی کو سہولت فراہم کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایمبولینسز کی رسائی، ادویات کی ترسیل اور مریضوں کو لانے اور لے جانے کے لیے بھی رستہ ریڑ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

کشادہ راستے کی اہمیت و ضرورت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

انسانی شعور آج اس ضرورت کو محسوس کر رہا ہے ہادی انس و جاں خاتم النبیین ﷺ آج سے صدیوں پہلے اس کے لیے واضح حکم ارشاد فرمادیا تھا۔

CC BY

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور فیصلے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ[2].

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "راستہ سات ہاتھ (چوڑا) رکھو"۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ[3]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب راستے کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے سات ہاتھ رکھ لیا کرو۔"

صلح کے مسائل اور عہد وامان کے احکام

تیسری حدیث مبارکہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَدَعُوْا سَبْعَ أَذْرُعٍ ثُمَّ ابْنُوْا، وَمَنْ سَئَلَهُ جَارُهُ أَنْ يَدْعَمَ عَلَى حَائِطِهِ فَلْيَدَعْهُ۔[4]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب راستے کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو سات ہاتھ چھوڑ کر عمارتیں تعمیر کر لو، اور جو اپنے پڑوسی سے اس کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا مطالبہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو رکھنے دے۔

درج بالا حدیث مبارکہ میں ہاتھ سے مراد کوئی سمیت شمار کرنا ہے جو تقریباً ڈیڑھ فٹ بنتا ہے اس اعتبار سے راستے کی کم سے کم چوڑائی ساڑھے دس فٹ بنتی ہے یہ اس وقت تجویز فرمائی گئی تھی جب راستے سے زیادہ سے زیادہ ایک گھوڑا گاڑی یا گدھا گاڑی گزرنے کا تصور تھا یہ گلیوں کی چوڑائی بھی ہو سکتی ہے کھیتوں کے درمیان راستہ بھی اور بازاروں کی درمیانی گزرگاہ بھی لیکن موجودہ دور کے تقاضوں کو اگر مد نظر رکھا جائے اور نجی ٹرانسپورٹ پبلک ٹرانسپورٹ اور مال بردار گاڑیوں کو سامنے رکھ کر راستوں کا تعین کرنا ہو تو ان کا اتنا کشادہ ہونا ضروری ہے جہاں سے ان تمام گاڑیوں کا گزرنا اسانی سے ممکن ہو کیونکہ ذرائع نقل و عمل کسی بھی

معاشرے کی ترقی کے ضامن ہوتے ہیں اور معاشرہ اس وقت ہی ترقی کی جانب رواں دواں ہوتا ہے جب اس کی گزر گائیں کھلی اور واسے ہوں جام پر خام مال لانا اور اس کو تیار کر کے منیوں تک لے جانا اسان ہو اور یہ کھلے راستوں ہی سے ممکن ہے۔

راستے کی حفاظت

جہاں راستوں کی اہمیت معیشت کے اندر مسلماں ہے وہیں پر گزر گاؤں کا محفوظ ہونا بھی ضروری ہے تاکہ تاجر اور سیاح آسانی کے ساتھ سفر کر سکیں اور اس کے لیے ہادی اسلام خاتم النبیین ﷺ نے مسافروں کو مامون و محفوظ بنانے کا حکم دیا ہے تاکہ سفر کے دوران ان لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف اور پریشانی کا سامنانہ کرنا پڑے مسلم شریف میں حدیث مبارکہ موجود ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ - أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ - شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ [5]

سہیل نے عبد اللہ بن دینار سے، انہوں نے ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان کے ستر سے اوپر (یا ساٹھ سے اوپر) شعبے (اجزاء) ہیں۔ سب سے افضل جز «لا اله الا اللہ» کا اقرار ہے اور سب سے چھوٹا کسی اذیت (دینے والی چیز) کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی شاخوں میں سے ایک ہے۔"

راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے سے معاشرہ ترقی کرتا ہے اور ہمارے دین کی روشنی میں تو یہ بہت بڑا صدقہ بھی ہے۔

بخاری شریف کتاب جہاد کا بیان میں روایت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ ، وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.[6]

رسول کریم ﷺ نے فرمایا "انسان کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے۔ ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر اگر وہ انسانوں کے درمیان انصاف کرے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اور کسی کو سواری کے معاملے میں اگر مدد پہنچائے، اس طرح پر کہ اسے اس پر سوار کرائے یا اس کا سامان اٹھا کر رکھ دے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اور اچھی بات منہ سے نکالنا بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو نماز کے لیے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے اور اگر کوئی راستے سے کسی تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے

OPEN ACCESS

حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب

أَبُو الْوَازِعِ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ اعْزِلْ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ [7]

ابو وازع نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیں جس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ نے فرمایا: "مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا کرو۔"

مسجدوں اور نماز کی جگہوں کے احکام

مسلم شریف میں روایت ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ، لَا تُدْفَنُ[8]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "میرے سامنے میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے، میں نے اس کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو دیکھا، اس کے برے اعمال میں بلغم کو پایا جو مسجد میں ہوتا ہے اور اسے دفن نہیں کیا جاتا۔"

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «لقد رأيت رجلا يَتَقَلَّبُ في الجنة في شجرة قطعها من ظهر الطريق كانت تؤذي المسلمين [9]

مندرجہ بالا تمام احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ راستوں کا کھلا ہونا صاف ستھرا ہونا نہ صرف معاشرے کے اندر ترقی اور بہتری کا سبب ہے بلکہ ایسا کرنے سے انسان کی اخروی زندگی کے اندر بھی اس کے لیے مغفرت اور بخشش کی نوید ہے ان احادیث سے یہ پتہ چلتا ہے راستوں کو کھلا کرنا ان سے اذیت کو دور کرنا ان کو محفوظ بنانا اور ان کے اندر وسعت پیدا کرنا یہ وہ اعمال ہیں جن سے انسانوں کی زندگیاں اسان ہوتی ہیں اور اس طرح کی امور سے معاشرے ترقی کی منازل طے کرتے ہیں اج اگر اپ ترقی یافتہ ممالک کی بات کریں تو وہاں پہ اپ کو کھلے صاف ستھرے اور رکاوٹوں سے پاک راستے نظر ائیں گے جو ان معاشروں کی ترقی کے اندر مدد و معاون ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

راستوں کو تنگ کرنے اور رکاوٹ ڈالنے پر وعید

اج کل ہمارے ہاں اس بات کا رواج دن بدن بڑھتا چلا جارہا ہے کہ جب ہم پلاٹ خریدتے ہیں مکان بنانے کے لیے فیکٹری بنانے کے لیے کارخانہ یا دکان بنانے کے لیے تو اس کی تعمیر کے اندر ہم لوگوں کے اندر انے یا گاڑی کے اندر لانے یا مال بردار گاڑی کے گیٹ سے انہوں نے کے لیے اپنی جگہ راستے کی طرف چھوڑنا مناسب نہیں سمجھتے اور جب دکان گھر مکان یا فیکٹری کی بلڈنگ مکمل ہو جاتی ہے تو اس کے بعد راستے کے اندر رکاوٹیں بنا کر کہیں سیڑھیاں تعمیر کی جاتی ہیں کہیں گاڑیوں کی انٹرنس کے لیے روڈ کے اوپر سلیک ڈال کے بلند کر دی جاتی ہے کوڑا کرکٹ بھی گلیوں میں ڈال کر راہ گیروں کے لیے مشکلات پیدا کی جاتی ہیں اب تو گلیوں کے اندر گاڑی کھڑی کرنا موٹر سائیکل کھڑا کرنا ریڑھی لگانا یا تھڑا بنانا نہ صرف معمول بنتا جارہا ہے بلکہ اسے لوگ معیوب بھی نہیں سمجھتے حالانکہ نہ صرف یہ معاشرے کی ترقی کے اندر رکاوٹ ہے بلکہ ایسے اعمال کو اسلام بھی اچھی نظر سے نہیں دیکھتا بلکہ ایسے افعال کے مرتکب لوگوں کے لیے مختلف قسم کی وعیدیں بھی ائی ہیں ایسے اعمال جن سے راستے تنگ ہو جائیں یا گزرنے والوں کے لیے تکلیف کا باعث ہوں وہ کبھی بھی اسلام کے ہاں قابل تعریف نہیں ہو سکتے بلکہ ان اعمال پر ہادی اسلام نے نہ صرف سرزنش فرمائی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وعید بھی ارشاد فرمائی ہے۔

بخاری شریف کتاب ظلم اور مال غصب کرنے کے بیان میں روایت ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ ، فَقَالُوا : مَا لَنَا بُدٌّ ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا ، قَالَ : فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا ، قَالُوا : وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ ؟ قَالَ : غَضُّ الْبَصَرِ ، وَكَفُّ الْأَذَى ، وَرَدُّ السَّلَامِ ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ[10].

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم تو وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ وہی ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں ہم باتیں کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہی ہے تو راستے کا حق بھی ادا کرو۔ صحابہ نے پوچھا اور راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، نگاہ نیچی رکھنا، کسی کو ایذاء دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کے لیے لوگوں کو حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا۔

فٹ پاتھ کی اہمیت اور بیٹھنے کی ممانعت

فٹ پاتھ کے حوالے سے اور وہاں بیٹھنے کے حوالے سے بھی ہماری رہنمائی اسلام فرماتا ہے مسلم شریف کے اندر حدیث مبارکہ موجود ہے۔

قَالَ أَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُودًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ قَالَ إِمَّا لَا فَأَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ [11]

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم مکانوں کے سامنے کی کھلی جگہوں میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے، آپ نے فرمایا: "تمہارا راستوں کی خالی جگہوں پر مجلسوں سے کیا سروکار؟ راستوں کی مجالس سے اجتناب کرو۔" ہم نے کہا: ہم ایسی باتوں کے لیے بیٹھے ہیں جن میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں۔ ہم ایک دوسرے سے گفتگو اور بات چیت کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "اگر نہیں (رہ سکتے) تو ان (جگہوں) کے حق ادا کرو (جو یہ ہیں): آنکھ نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی گفتگو کرنا۔"

اس حدیث مبارکہ میں فٹ پاتھ کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے اور وہاں پر بیٹھنے سے گزرنے والوں کو جس قسم کی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کا احساس کرتے ہوئے فٹ پات ہوں پر بیٹھنے کی ممانعت کے حکم کے ساتھ ساتھ تہذیب کی اعلی اقدار سے بھی روشناس کروایا گیا ہے اور اس کے ساتھ جو زاد عمل دیا گیا ہے آج کے دور کے امور کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی دور بھی نگاہیں مستقبل کے دریچوں میں جھانک کرانے والے فتنوں کا معائنہ کر رہی تھیں۔ اور انہی کے مطابق اپنے غلاموں کی تربیت کا فریضہ سر انجام دیا جا رہا تھا پارکوں کالجز سکولز بازاروں اور دیگر جگہیں جہاں خواتین کا جرم ہوتا ہے تو ایسی جگہوں میں بیٹھنا درست نہیں ہے لوگوں کے بارے میں ٹولگانا کون کہاں جا رہا ہے کہاں سے جا رہا ہے کون کب جاتا ہے کب آتا ہے وغیرہ یہ تمام امور ناپسندیدہ ہیں اس سے نہ صرف گناہ ہوتا ہے بلکہ عزت و حرمت پر بھی سوالیہ نشان اٹھتے ہیں اور انسان ذلت و رسوائی کا پیکر بن جاتا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ، وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ، لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ ، قَالَ: وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ مِنْكِ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، وَرَوَى إِسْحَاق بْنُ إِبْرَاهِيمَ

OPEN ACCESS

السَّمَرْقَنْدِيُّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، نَحْوَهُ، وَرُوِي عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا[12].

رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے، بلند آواز سے پکارا اور فرمایا: ”اے اسلام لانے والے زبانی لوگوں کی جماعت ان کے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا ہے! مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب نہ تلاش کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب ڈھونڈتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھونڈتا ہے، اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب ڈھونڈتا ہے، اسے رسوا و ذلیل کر دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو“۔ راوی (نافع) کہتے ہیں: ایک دن ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کی طرف دیکھ کر کہا: کعبہ! تم کتنی عظمت والے ہو! اور تمہاری حرمت کتنی عظیم ہے، لیکن اللہ کی نظر میں مومن (کامل) کی حرمت تجھ سے زیادہ عظیم ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲- اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے بھی حسین بن واقد سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔

۳- ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

راستے کی حق تلفی کی مختلف صورتیں ہیں کچرا ڈالنا ریڑی لگانا گلیوں میں فٹ پاتھ بنانا سیڑھیاں بنانا کانچ گلی میں پھینکنا راستے میں کانٹے بکھیرنا رستے میں گاڑی کھڑی کر دینا سکوٹر دکانوں کے سامنے کھڑا کرنا دکانوں کے سامنے تھڑے بنانا گزرگاہوں کو تنگ کرنا ایسے لوگوں کے حوالے سے حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ» قَالُوا: وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ فِي ظِلِّهِمْ [13]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم دو سخت لعنت والے کاموں سے بچو۔“ صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! سخت لعنت والے وہ دو کام کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”جو انسان لوگوں کی گزر گاہ میں یا ان کی سایہ دار جگہ میں (جہاں وہ آرام کرتے ہیں) قضائے حاجت کرتا ہے (لوگ ان دونوں کاموں پر اس کو سخت برا بھلا کہتے ہیں)۔“

راستے کو اپنے مکان میں شامل کرنا

CC BY

راستہ کھلا ہونے کے باوجود جب نئی تعمیرات ہوتی ہیں تو لوگ اپنے دیوار سیدھی کرنے کے بہانے رستوں کی زمین کو استعمال میں لے اتے ہیں اور یہ حرکت معاشرے میں برائی کی بنیاد ڈالنے کے ساتھ ساتھ اخرت میں انسان کو عذاب کا مستقبل بناتی ہے اور معاشرے کے اندر انتشار اور بدامنی کی کیفیت پیدا کرتی ہے ۔

کتاب اس بیان میں کہ مخلوق کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی

بخاری شریف کے اندر روایت موجود ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ ، فَقَالَ : سَعِيدٌ أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ ، قَالَ : ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ لِي : سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[14].

اروی بنت ابی اوس سے ان کا ایک (زمین کے) بارے میں جھگڑا ہوا۔ جس کے متعلق اروی کہتی تھی کہ سعید نے میری زمین چھین لی۔ یہ مقدمہ مروان خلیفہ کے یہاں فیصلہ کے لیے گیا جو مدینہ کا حاکم تھا۔ سعید رضی اللہ عنہ نے کہا بھلا کیا میں ان کا حق دبالوں گا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلم سے کسی کی دبا لی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔ ابن ابی الزناد نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے (تب آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی)۔

کتاب ظلم اور مال غصب کرنے کے بیان میں

بخاری شریف کے اندر ایک اور روایت بھی موجود ہے۔

عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ قَالَ عَبْدِ اللهِ : هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِي كِتَابِ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَمْلاهُ عَلَيْهِم بِالْبَصْرَةِ[15].

OPEN ACCESS

سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے ناحق کسی زمین کا تھوڑا سا حصہ بھی لے لیا، تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔ ابوعبداللہ (حضرت امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا کہ یہ حدیث عبداللہ بن مبارک کی اس کتاب میں نہیں ہے جو خراسان میں تھی۔ بلکہ اس میں تھی جسے انہوں نے بصرہ میں اپنے شاگردوں کو املا کرایا تھا۔

جب بھی تعمیرات کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے چاہے وہ مساجد ہوں مکان ہوں عید گاہیں ہوں جنازہ گائیں ہوں پارکس ہوں پلازے ہوں تمام جگہوں کے اوپر ان بنیادی نصوص کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا جس کی وجہ سے معاشروں کے اندر ہی جان پیدا ہوتا ہے اور ترقی کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں خیر والے کاموں کے اندر بھی ان نصوص کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

جہاد کے مسائل

سنن ابی داؤد کی روایت ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا، فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ . [16]

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فلاں فلاں غزوے میں میں اللہ کے نبی ﷺ کے ہمرکاب تھا تو لوگوں نے منزلوں پر پڑاؤ کرنے اور خیمے وغیرہ لگانے میں بہت تنگی کا مظاہرہ کیا کہ راستہ بھی نہ چھوڑا۔ تو نبی ﷺ نے اپنا ایک منادی بھیجا جس نے لوگوں میں اعلان کیا: ”جو شخص خیمہ لگانے میں تنگی کرے یا راستہ کاٹے تو اس کا جہاد نہیں۔ “

اس حدیث مقدسہ کی روشنی میں اگر موجودہ حالات کے تناظر کو دیکھا جائے جب ہمارے مذہبی اجتماعات یا سیاسی اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے مثلاً جمعہ والے دن عید گاہ کے قریبی عید والے دن پارکس شاپنگ مالز کے اندر اتوار بازار دیگر خرید و فروخت والی شاپنگ والی اور مذہبی اجتماعات والی اور سیاسی اجتماعات والی جگہوں پر اکثر پارکنگ نہیں ہوتی اور رستوں کے اندر گاڑیاں موٹر سائیکل کھڑے کر کے رستوں کو مسدود کر دیا جاتا ہے جس سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض دفعہ ایجان کی کیفیت میں جانی اور مالی نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ راستے کا محفوظ ہونا ضروری ہے جو راہگیروں لیے محفوظ ہو تا کہ ازاد نقل و حرکت

CC BY

سے معاشرہ ترقی کی جانب گامزن رہتا ہے اور راستے محفوظ ہونے کی وجہ سے تجارتی کام کے اندر بہتری اتی ہے جو لوگ خوف پھیلاتے ہیں مال لوٹتے ہیں جانوں کا ضیا کرتے ہیں ان کے بارے میں قران کریم کے اندر ارشاد باری تعالی ہے

اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْا اَوْ يُصَلَّبُوْا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۚ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔[17]

ان کی بھی یہی سزا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے ہیں یہ کہ انہیں قتل کیا جائے یا وہ سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیے جائیں، یہ ذلت ان کے لیے دنیا میں ہے، اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

اس سخت سزا کا مقصد یہی ہے کہ راستے مامون و محفوظ ہوں اور لوگ بے خوف و خطر اس سے استفادہ کر سکیں؛ اس لیے راستہ پر ایسا کوئی بھی عمل جس کی وجہ سے راہ گیروں کا جان و مال خطرہ میں پڑے جرم تصور کیا جائے گا، لہٰذا ٹریفک قوانین کی پاسداری شرعا ضروری ہوگی؛ اس لیے کہ اس کا مقصد راستہ کو ہر ایک کے لیے مامون و محفوظ بنانا ہے، لہٰذا ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی یا راستوں پر کوئی ایسی حرکت جو راہگیروں کے لیے خطرہ یا پریشانی کا باعث بنے جیسے بہت تیز گاڑی چلانا، سڑک پر ریس لگانا، خطرناک طریقہ سے اُورٹیک کرنا، بلا ضرورت تیز ہارن بجانا، ریڈ سگنل کراس کرنا نہ صرف قانونا؛ بلکہ شرعی اعتبار سے بھی قابل مواخذہ جرم ہے۔

ہمیں دیکھنا چاہیے اور اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم کہاں تک راستے کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ اگر راستے میں جاتے ہوئے کوئی ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھ کر اس پر عمل کرے، تو یقینا اس کی اپنی زندگی بھی خوش گوار ہوگی اور وہ لوگ بھی خوش و خرم ہوں گے جن کو اس شخص کی نیکی کی وجہ سے پریشانی سے نجات مل جائے گی۔ اس طرح ایک دوسرے کا خیال رکھنے کا جذبہ پیدا ہوگا اور معاشرے میں سکون و اطمینان اور محبت و اخوت کی فضا قائم ہوگی۔

راستوں سے متعلق اہم شرعی احکام یہ ہیں:

1. راستوں کے سلسلے میں مسلمانوں کو تنگ کرنا جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ راستوں کو کھلا رکھا جائے اور تکلیف دہ چیز کو دور کیا جائے کیونکہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق یہ عمل ایمان کا حصہ ہے۔

OPEN ACCESS

2. کسی کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ اپنی ملکیت کی جگہ میں ردوبدل کرکے راستے کو تنگ کرے، مثلاً: راستے کے اوپر چھت ڈال دے تاکہ سوار یا بوجھ اٹھانے والے وہاں سے گزر نہ سکیں یا راستے میں بیٹھنے کے لیے کوئی چبوترہ بنالے۔
3. اسی طرح راستے میں جانور باندھنا یا گزر گاہ میں گاڑی کھڑی کرنا جائز نہیں کیونکہ اس سے راستہ تنگ ہوتا ہے، نیز یہ چیز حادثات کا سبب بنتی ہے۔

ابن تیمیہ فرماتے ہیں: "کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی عمارت کا کوئی حصہ مسلمانوں کی گزر گاہوں کی طرف باہر نکالے حتیٰ کہ دیوار کو سیمنٹ کرنا بھی جائز نہیں مگر اس صورت میں جائز ہے کہ دیوار کو اپنی حدود میں اتنا اندر کی طرف بنایا جائے جتنی سیمنٹ کی تہہ کی موٹائی ہے۔[18]

4. راستے میں کوئی پودا لگانا یا عمارت کھڑی کرنا، گڑھا کھودنا، ایندھن کا ڈھیر لگانا، جانور ذبح کرنا، کوڑا کرکٹ یا راکھ وغیرہ پھینکنا جو گزرنے والوں کے لیے پریشانی اور تکلیف کا باعث ہو، ممنوع ہے۔

شہر کی بلدیہ کے ذمے داروں پر لازم ہے کہ لوگوں کو مذکورہ اشیاء راستوں میں پھینکنے سے روکیں جو باز نہ آئے اسے سخت سزا دیں کیونکہ اس کے بارے میں لوگ نہایت سستی اور کوتاہی کر جاتے ہیں۔ اپنے فوائد کے حصول کی خاطر راستے تنگ کرتے ہیں، گاڑیاں کھڑی کرتے ہیں، عمارت کے لیے اینٹیں، لوہا، سیمنٹ وغیرہ راستوں میں ڈال دیتے ہیں۔ گڑھے کھودتے ہیں بلکہ بعض لوگ سڑکوں، بازاروں اور گلیوں میں تکلیف دہ اور بے کار اشیاء نجاستیں اور کوڑا کرکٹ وغیرہ پھینک دیتے ہیں اور اس بات کو قطعاً پروا نہیں کرتے کہ اس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوگی، حالانکہ یہ سراسر حرام اور ناجائز ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذينَ يُؤذونَ المُؤمِنينَ وَالمُؤمِنٰتِ بِغَيرِ مَا اكتَسَبوا فَقَدِ احتَمَلوا بُهتٰنًا وَإِثمًا مُبينًا﴾[19]

"جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا، وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

نتائج تحقیق

1. راستے کی اہمیت سیرت نبوی کی روشنی میں مسلم ہے۔

OPEN ACCESS

2. راستے کی کم از کم چوڑائی ساڑھے دس فٹ ہے۔
3. راستوں کو کھلا رکھنے کا حکم اللہ کے رسول خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دیا ہے۔
4. راستے کو صاف ستھرا رکھنا بھی ضروری ہے۔
5. راستے میں کوڑا کرکٹ پھینکنا سختی سے منع ہے۔
6. راستے میں بیٹھنے کی ممانعت ہے۔
7. فٹ پاتھ پر ریڑھیاں اور ٹھیلے لگانے اخلاقاً اور قانوناً ممنوع ہیں۔
8. راستے میں گاڑی سکوٹر وغیرہ پارک کرنا جرم ہے۔
9. راستے کو تنگ کرنا قبضہ کرکے جہنم میں لے جانے والا عمل ہے ۔

سفارشات

1. راستے کی اہمیت کا شعور اجاگر کرنے کے لیے سیمینارز اور کانفرنسز کا انعقاد کیا جانا چاہیئے۔
2. گلی، لنک روڑ، مین روڈ اور جی ٹی روڈ کی حدود قیود کو متعین کر کے عمل دارآمد کروایا جائے۔
3. بلدیہ کو متحرک کر کے راستوں میں بنی تمام رکاوٹوں کو ختم کرنا چاہیئے۔
4. مساجد، شاپنگ مالز، ہوٹل، ریسٹورنٹ اور مارکیز کے لیے پارکنگ لازمی قرار دینی چاہیئے۔
5. صفائی ستھرائی کے عملے کے کردار کو عملی طور پر نافذ کیا جائے۔
6. قبضہ گروپوں کا سدباب ضروری ہے۔
7. گلی اور سڑک پکی کرتے وقت مقررہ جگہ کو مکمل پختہ کیا جائے تاکہ بچ جانے والی جگہ پر قبضہ نہ ہو سکے۔
8. اس معاملے میں سب سے اہم کردار تحصیل اور ضلع کونسل کا ہے ان کو متحرک کرکے معاشرے کو خوشحال بنایا جاسکتا ہے

[1]ـ القران ،الفاتحه: 1

[2]ـ الترمذي، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، أبو عيسى (المتوفى: 279هـ)و سنن الترمذي ، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر،ط2، 1395 هـ - 1975 ء،ج3،ص 629، رقم الحديث: 1355

[3]ـ ابن ماجة، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجة اسم أبيه يزيد (المتوفى: 273هـ)، سنن ابن ماجه ، دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي، ج2،ص 784، رقم الحديث:2339

[4]ـ أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ)، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مؤسسة الرسالة،ط1، 1421 هـ - 2001 ء،ج4،ص 483، رقم الحديث:2757

[5]ـ مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261هـ)، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، دار إحياء التراث العربي ، بيروت ،ج1،ص 63، رقم الحديث: 35

[6]ـ صحيح بخارى، ج4، ص56، رقم الحديث :2989

[7]ـ صحيح مسلم ،ج4،ص 2021، رقم الحديث :2618

[8]ـ أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابوري الإسفراييني (المتوفى: 316هـ) ، مستخرج أبي عوانة ، دار المعرفة – بيروت،ط1، 1419هـ- 1998ء،ج1،ص 338، رقم الحديث: 1211؛ صحيح مسلم ج1،ص 390، رقم الحديث: 553

[9]صحيح مسلم ، ج4،ص 2021، رقم الحديث: 1914

[10]ـ صحيح بخارى، ج3،ص 132، رقم الحديث: 2465

[11]ـ صحيح مسلم ج4، ص 1761، رقم الحديث :2161

[12]ـ سنن ترمذى ، ج4،ص 378، رقم الحديث: 2032

[13]ـالسِّجِسْتاني، أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق،الأزدي (المتوفى: 275هـ)، سنن أبي داود ، المكتبة العصرية، صيدا ، بيروت،ج1،ص 7، رقم الحديث:25

[14]ـ صحيح بخارى ،ج4،ص 198، رقم الحديث :3198

[15]ـ صحيح بخارى، ج3،ص 130، رقم الحديث:2454

[16]ـ مسند احمد بن حنبل، ج 24 ،ص 405 ، رقم الحديث: 15648

[17]ـ المائده: 33

[18]ـ تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن تيمية الحراني (المتوفى: 728هـ)، مجموع الفتاوى ، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة النبوية، المملكة العربية السعودية، 1416هـ/1995م، جزء 30 مسئله ٢٠٢١

[19]ـ سورة الاحزاب: 58

cc BY